ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

داتا گنج بخش ہجویری اور ان کی تعلیمات

Dataganj Bakhsh Hajveri and his teachings

اقراءاختر

ایم ایس سی سوشیالوجی, علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

ڈاکٹر صائمہ مشتاق

اسسٹنٹ پروفیسر سوشیالوجی

حضرت عائشہ صدیقہ ماڈل ڈگری کالج 1 نکلسن روڈ لاہور

ABSTRACT

Hazrat Ali Hajwari was born in the city of Ghazni the reign of Muhmud of Ghazni. The exact date of Hazrat Ali Hujwiri birth is not known, with estimates ranging from 400 AH to 406 AH. Hazrat Ali Hujwiri was both a Hasani and Husseini Syed. Data Ganj Bakhsh was a great Persian Sufi Scholar, writer and poet who lived during the 5th century AH.

Hazrat Ali Hujwiri was accepted as a murid by Hazrat Sheikh Abdul Fadal Muhammed Bin Al-Hasan Al- Khuttali. Hazrat Abu Saeed Hujwiri was a fellow townsman of Hazrat Ali Hujwiri and the book Kashf-ul- Mahjoob was written in accordance to his request. He spent the rest of his days there guiding, teaching, and inspiring the people and propogating the doctrine of truth. Hazrat Ali Hujwiri have passed away on the twentieth of the month of Rabi-ul-Awal 465 AH(although the date, month and year are all conjectural). He solved a lot of problems of his time. His message and impact is still relevant in the present society of our country. He significantly contributed to the spreading of Islam in South Asia.

KEY WORDS : Syed Ali hajwari, Ghazni, sufi,South Asia, Scholar.

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

برصغیر پاک وہند کے عظیم المرتبت امام صاحب کرامات بزرگ حضرت علی ہجویری رحمۃاللہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں اسم گرامی علی کنیت ابوالحسن لقب گنج بخش اپ کی ولادت باسعادت شہر غزنی میں ہوئی تقوی وپرہیزگاری میں اپ کے اباؤاجداد ایک عظیم مقام رکھتے تھے اپ کا خانوادہ زدہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

زدہ تقوی کے لیے بہت مشہور ہے اپ رحمت اللہ کا سلسلہ نسب مختلف راستوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے اپ نے سلسلہ جنیدیہ کے جلیل القدر روحانی بزرگ حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی رحمت اللہ کی بیعت کی اپ کی عمر کا کافی حصہ سیر وسیاحت میں بسر ہوا اپنے مرشد کے اشارے پر یا اپنی طبیعت کے اقتضا سے اپ نے لاہور کا قصد فرمایا اپ نے مختلف کتب تحریر کی لیکن جو کتاب اج بھی موجود ہے وہ کتاب کشف المحجوب ہے جو فارسی زبان میں لکھی گئ

جس کے مختلف زبانوں میں مترجم ہو چکے ہیں فارسی نثر کی سب سے پہلی مذہبی کتاب جو برصغیر پاک وہند میں اپنے تکمیل کو پہنچی کشف المحجوب ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرا کا ارشاد گرامی ہے

"اگر کسی کا پیر نہ ہو تو ایسا شخص جب اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو اس کو پیر کامل مل جائے گا "

کلمہ تصوف باب طفل سے ہے جس کا خاصہ ہے کہ بات تکلف فعل کا متقاضی ہو اور یہ اصل کی فرح ہے لغوی حکم اور ظاہری معنی میں اس لفظ کی تعریف کا فرق موجود ہے تصوف کے ماننے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کی تین قسمیں ہیں ایک کو صوفی دوسرے کو متصوف اور تیسرے کو مستصوف کہتے ہیں

صوفی وہ ہے جو خود کو دفنا کر کے حق کے ساتھ مل جائے اور خواہشات نفسانیہ کو مار کر حقیقت سے پیوستہ ہو جائے -1

متصوف وہ ہے جو ریاضت ومجاہدے کے ذریعے اس مقام کی طلب کرتے اور وہ اس مقام کی طلب حصول میں صادق و -2 راست باز رہے

مست سوف وہ ہے جو دنیاوی عزت ومنزلت اور مال ودولت کی خاطر خود کو ایسا بنالے اور اسے مذکورہ منازل ومقامات کی -3 کچھ خبر نہ ہو

فرماتے ہیں کہ جو لوگ غلط قسم کے خیالات وعقائد رکھتے ہوئے بظاہر صوفی بنے پھرتے ہیں ان سے اپنے اپ کو بچا کر رکھنا چاہیے حضرت اقا گنج بخش کے دور میں اکثر ج*** قسم کے لوگ وزیر صوفی بن کر دنیا پرستی میں مبتلا تھے اور اپنے اپ کو صوفی خیال کرتے تھے چنانچہ اس بارے میں اپ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے جب اس زمانے کے لوگوں کو دیکھا کہ تصوف کی نشانی اب یہ رہ گئی ہے کہ کسی محفل میں اچھل کود کرتے ہوئے رقص کرنا اور بادشاہوں کے دربار میں پہنچ کر ایک ایک لقمہ کے لیے کوشش اور جھگڑا کرنا تو عوام کے خیالات ان کے بارے میں خراب ہو گئے اور وہ صوفیا کرام سے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

اس قدر بدزن اور بدعقیدہ ہو گئے اور سر عام کہنے لگے کہ صوفیوں کی یہی نشانی ہے اور پہلے والے لوگ بھی اسی حالت میں گزر گئے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃاللہ کا قول ہے کہ

"صوفی کسے کہتے ہیں جو اپنے معاملے اور اخلاق کو مہذب بنائے اور طبیعت کی افتوں سے کنارہ اختیار کرے "

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمت اللہ نے کئی کتابیں لکھی جن کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں کیا ہے جو کہ اب معدوم ہو چکے ہیں کشف المحجوب تصوف کے موضوع پر فارسی کی پہلی کتاب مانی جاتی ہے جس وجہ سے یہ بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے کشف المحجوب محض صوفیوں اور ان کے سلسلہ عالیہ کے ناموں کا بیان نہیں ہے بلکہ حضرت علی ہجویری رحمت اللہ نے ان کے نظریات اور تعلیمات کو بہت باریک بینی سے بیان کیا ہے اپ نے ان کا تنقیدی تجزیہ کیا اور پھر قارئین کے فائدے کے لیے ان کے خیالات کے بارے میں نتیجہ اخذ کیا کشف المحجوب لکھنے کی صحیح تعریف ابھی تک معلوم نہیں ہوئی لیکن اپ نے اس کا ایک بڑا حصہ اس وقت لکھا ہوگا جب وہ غزنی میں تھے اور اس کا بقیہ حصہ لاہور میں لکھا اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں انہیں کافی عرصہ لگا کشف المحجوب کے 25 ابواب ہیں جن کو زیلی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے تمہید میں تصوف کی تعریف اور دین میں اس کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے

پہلا باب علم کے بارے میں ہے اپ نے قران وحدیث کا حوالہ دے کر علم کی تعریف کی ہے حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ نے فرمایا

"سب سے مشکل کاموں میں ایک اپنے علم پر عمل کرنا ہے "

ان دین کی دو قسمیں ہیں علم شریعت اور علم حقیقت علم شریعت کی بنیاد قران وسنت اور اجماع پر ہے اور علم حق کی بنیاد توحید حکمت وافعال اور صفات الہی پر ہے دوسرا باب فقر کے بارے میں ہے قناعت کے ساتھ زندگی گزارنا صوفیوں کا مقصد ہے فقیر تمام دنیاوی کاموں کو چھوڑ دیتا ہے تاکہ اللہ کا قرب حاصل کر سکے حضرت علی ہجویری رحمت اللہ نے دنیا بھی مال اور فقہ کے درمیان تواضع قائم کیا فرمان حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃاللہ

"نفس کی مخالفت سب عبادتوں کا اصل اور سب مجاہدوں کا کمال ہے "

تیسرا باغ تصوف کے بارے میں ہے اپ کو افسوس ہے کہ لوگ تصوف کی پرواہ نہیں کرتے اور علماء کرام صوفیہ پر طنز کرتے ہیں صوفی کی تعریف ایک ایسے شخص کے طور پر کرتے ہیں جس کے دل میں دوسروں کے لیے بستر کا کوئی ارادہ نہ ہو اور وہ صوفی جو اللہ کی محبت کی خاطر دنیاوی محبتوں کو ٹھکرا دے حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ نے فرمایا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

"صوفی وہ ہے جو خود کو فنا کر کے حق کے ساتھ باقی ہو جائے "

چوتھے باب میں صوفیوں کے لباس کے بارے میں بیان کیا گیا ہے حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ کے نزدیک اونی قمیضیں چادر پہننا صوفی کی نشانی ہے اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت تھی پانچواں باب صوفیا کے ان نظریات کے بارے میں ہے جو وہ تصوف کے بارے میں بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں چھٹا باپ صوفیوں پر الزامات کے بارے میں ہے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمت اللہ کا خیال ہے کہ جو بھی صوفی جو شریعت پر عمل نہیں کرتا اسے عوام کی طرف سے الزامات کا سامنا کرنا پڑے گا ساتواں باب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے بارے میں ہے جنہوں نے تصوف کی تعلیم دی اپ کے مطابق حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ صوفیوں کے روحانی پیشوا تھے اٹھویں سے تیرویں باب تک صوفیہ کے مختلف نظریات کو بیان اور ان کی وضاحت پیش کی ہے چودویں باب میں صوفیا کے 12 مختلف احکامات بیان کیے ہیں پندرویں سے 25 ویں باب میں مذہبی رسومات کے انجام دہی میں پیش انے والی رکاوٹیں اور معاشرے میں زندگی گزارنے کے اصول بیان کیے گئے ہیں ان رکاوٹوں سے نپٹنے کے لیے پہلا قدم توبہ ہے اس کے بعد عبادتوں کے مختلف طریقوں پر بحث کی گئی ہے شادی کے بارے میں حضرت علی ہجویری رحمۃاللہ سب سے پہلے غیر شادی شدہ لوگوں کو بیان کرتے ہیں کہ اس قسم کے لوگ سمجھتے ہیں کہ شادی کے بعد خاندانی روحانی زندگی میں توازن رکھ نانہایت مشکل ہوتا ہے تاہم اگر میاں بیوی کے درمیان اچھا رشتہ قائم ہو جائے تو یہ اللہ کی نعمت ہے

24 باب میں سوفیا کے استعمال کردہ مختلف اصطلاحات کی وضاحت کی ہے اخری باب میں حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ سما پر بحث کرتے ہیں وہ سما کی سماعت کو قبول کرتے ہیں لیکن سمجھتے ہیں کہ جب کوئی صوفی تصوف کی راہ میں اگے بڑھے گا تو صوفی کو اس کی ضرورت نہیں رہے گی

معاشرے اور عام لوگوں پر اثرات:

حضرت علی ہجویری رحمت اللہ کا معاشرے پر بڑا اثر تھا اپ کی تعلیمات سے عام ادمی کی زندگی متاثر ہوئی ہے جب اپ رحمت اللہ لاہور تشریف لائے تو اپ نے اپنے مراقبہ اور شاگردوں کی تربیت کے لیے کاٹھیکہ لیا لاہور اور ہندوستان سے لوگ وہاں اپ سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اتے خان کاہی نظام میں لوگ وہاں قیام کرتے تھے اور انہیں مفت گانا اور بستر دیا جاتا تھا اپ کے لاہور میں قیام کے دوران صوفیا اور حکمرانوں کے بارے میں عام لوگوں کا ردعمل مختلف تھا تبلیغ اسلام میں اپ کی کوششوں سے ہزاروں لوگوں نے اسلام قبول کیا خاص طور پر لاہور کے نائب والی راجہ نے اسلام قبول کیا اس کی وجہ سے حکومت کی سیاسی پالیسیوں پر بڑا اثر ہوا سیاسی طور پر حکمران صوفیوں کے مرہون منت تھے کیونکہ ان کے تبدیلی اسلام کی وجہ سے بغاوتوں کی شدت میں بہت حد تک کمی ہو گئی تھی چنانچہ اپ رحمت اللہ کا فیض حاصل کرنے کے لیے حکمرانوں کا فرض تھا کہ وہ لوگوں کی فلاؤ بہبود کے لیے کام

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

کریں لوگوں نے اپ رحمت اللہ کے ذریعے سمجھ لیا کہ اسلام جنگ گوشت دہشت کا مذہب نہیں ہے بلکہ تقوی اثار قربانی اور عقیدت کا مذہب ہے اسی وجہ سے لوگ ان کی طرف راغب ہوئے

تبلیغ اسلام میں اپ کی خدمات قابل ذکر ہیں جب اپ نے اسلام کا پرچار کیا تو مختلف مذاہب کے ہزاروں لوگ اپ کی طرف راغب ہوئے انہوں نے نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ ان کی تربیت بھی کی جس نے ان نومسلموں کو رول ماڈل بنا دیا ادب میں اپ کی خدمات قابل ذکر ہیں ان کی کتاب کشف المحجوب کو فارسی زبان میں پہلے صوفی کتاب کہا جاتا ہے خدا اور انسانوں کے ساتھ انسان کا تعلق کا بنیادی موضوع اج کی دنیا میں ابھی بھی متعلقہ ہے اس کام کا جوہر محبت اور امن ہے اپ نے مختلف صوفی احکامات پر مصالحانہ اثر کیا قادریہ سروردیہ اور نقشبندیہ جیسے صوفی احکامات کے تقریبا تمام رہنمار ہنمائی حاصل کرنے کے لیے درگاہ حضرت علی ہجویری رحمت اللہ پر ائے ہیں حضرت نظام الدین اولیاء رحمت اللہ نے فرمایا کہ جس مرید کا کوئی مرشد نہ ہوا سے چاہیے کہ وہ اپ رحمت اللہ کی کتاب کشف المحجوب کا مطالعہ کرے کیونکہ اس سے اسے روحانی پیشوا کی تلاش میں ضرور مدد ملے گی خودی کے میدان میں اپ کے کارنامے بھی اہمیت کے حامل ہیں انسان کی شخصیت کو برائیوں سے پاک کرنے کی کوشش کی افراد کے کمال کے بغیر معاشرہ مکمل نہیں ہو سکتا چنانچہ کامل معاشرہ بنانے اور اس کے لیے جدوجہد کرنے میں اپ نے بہت کام کیا

اپ رحمت اللہ ہمیشہ مقامی لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں مصروف رہتے تھے اپ کے اسی رویے نے جمہوریت کی حمایت کی اور لوگوں کو ان کے اپنے حقوق کے بارے میں سوچا اپ کے پیغام میں عوام میں طبقاتی شعور بیدار کیا جس سے رکاوٹوں ظلم اور امتیازی سلوک کو ختم کرنے میں مدد ملی اپ رحمت اللہ ایک عظیم عالم دین تھے اپ رحمت اللہ نے مذہب کے بارے میں مختلف اور متوین نظریات کے اتحاد اور انظمام میں حصہ دیا اور اپ رحمت اللہ کے زمانے میں خدا اور انسان کے تعلق کی نوعیت اور دین کی تشریح پر سنجیدہ بحث شروع ہوئی خیالات لوگوں کے ذہن میں ابھرے خانقاہوں میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا لبرلزم اور ترمیم کو کھلے ذہن کے ساتھ موصول ہوا خوش فلسفیوں نے اس بہاؤ میں شریعت کی حیثیت کو گرانے کی کوشش کی تاہم شریعت کی محبت میں مبتلا افراد اور علماء کرام نے یہ برداشت نہیں کیا انہوں نے انحراف کے اس فکر کے خلاف مزاحمتی تحریک شروع کر دی اس زمانے میں حسین بن مسور ہلاج ایک ممتاز شخص تھے ترمیم اور ردوبدل کی تعریف کے لیے وہ ایک واضح ادمی بن گئے اور قدامت پسند علماء کرام کے اختیار کو چیلنج کیا لیکن یہ بات علماء کرام کے لیے قابل قبول نہ تھی اور انہیں گرفتار کر لیا گیا اور پھر ریاست کے حکم سے پھانسی دے دی گئی یہ 931 میں ہوا اس دور میں بہت سے خون ریز واقعات بھی ہوئے کچھ صوفی اپنی جان بچانے کے لیے زیر زمین چلے گئے اور کچھ علم الہیات پر ہونے والی بحثوں پر خاموش رہنے کا فیصلہ کیا امام غزالی رحمت اللہ کے نزدیک ترکیت اور شریعت دین کے دو مختلف پہلو نہیں بلکہ یہ ایک ہی وجود کا حصہ ہے ایک بیرونی غلاف شریعت اور دوسرا اندرونی پہلو تارکیت حضرت علی ہجویری رحمت اللہ امام غزالی رحمت اللہ کے ہم اثر تھے وہ بھی اسی خیال کے تھے اپ نے اصرار کیا کہ دونوں پہلو دراصل ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں اعتدال کا نظریہ اپنانے کی دوسری وجہ کسی بھی خطرات سے محفوظ رہنے کا واحد راستہ تھا تصوف نے عام مومنین میں ایمان کی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

شدت میں ایک نئے انسر کااضافہ کیاپرہیزگاری کے مدوم ہوتے ہوئے حقیقی معنوں کی وجہ سے مذہب سخت اورپرہیزگاری شے کے علامت بن گیا ہے اپ کاپیغام اپنے مقبولیت کی وجہ سے ان لوگوں کے لیےاس کی کشش کی وجہ سے تیزی سے پھیلتا گیاجو مذہب میں اس خوشی اور لذت کی تلاش میں تھے جو رسمی رسومات فراہم نہیں کرتے تھےاپ رحمت اللہ نے انسانیت کی تاہیر میں نمایاں کام کیاوہ علم اور عمل دونوں کے مالک تھےاپ کومذہب کے بارے میں مکمل علم تھااپ شریعت اور طریقت کی علیدگی کے خلاف تھے

حوالہ جات

١۔اسلام سندیلوی،ڈاکٹر،اردو شاعری میں منظر نگاری، لکھنؤ: نسیم بک ڈپو،١٩٦٨،ص ١٦

٢۔بحوالہ ملک غلام حسین، مجید امجد اور ورڈزورتھ کی شاعری میں فطرت اور ماحول (تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی،لاہور: منہاج یونیورسٹی،٢٠١٧،ص ١٠

٣۔عباس تابش، عشق آباد کلیات،لاہور: الحمد پبلی کیشنز،٢٠١٥،ص ١٨٣

٤۔ایضاً،ص ٤٨٠

٥۔ایضاً،ص ٦٦٦

٦۔ایضاً،ص ٥٦٠

٧۔ایضاً،ص ٤٣٣

٨۔ناصر کاظمی،کلیاتِ ناصر،لاہور: جہانگیر بک ڈپو،،١٩٩٤،ص ٤٤

٩۔http//fb.watch/IF_F705zV/?mibextid=irwG9g

١٠۔عباس تابش، عشق آباد کلیات،لاہور: الحمد پبلی کیشنز،٢٠١٥،ص ٥٣٤

١١۔ایضاً،ص ٥٢٨

١٢۔ایضاً،ص ١٤٧

١٣۔ایضاً،ص ٢٠٦

١٤ایضاً،ص ٤٨٤

١٥۔http//fb.watch/IF_F705zV/?mibextid=irwG9g

١٦۔عباس تابش، عشق آباد کلیات،لاہور: الحمد پبلی کیشنز،٢٠١٥،ص ٢٩٨

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.2 2023

۱۷۔ایضاً،ص۴۸۸

۱۸۔ایضاً،ص ۶۷۲

۱۹۔ایضاً،ص۲۱۱

۲۰۔ایضاً،ص۴۷۷

۲۱۔ایضاً،ص۵۹۷

۲۲۔ایضاً،ص۲۲۰

۲۳۔ایضاً،ص۳۰۳

۲۴۔ایضاً،ص۵۵۷

۲۵۔ایضاً،ص۵۳۴